نوبدسک

"تیرا کلام سچائی ہے" یوحنا ۱۷:۱۷

رسالہ

حقائقِ بائبل و بدعاتِ روم

جس میں

ثابت کیا گیا ہے کہ رومی مذہب کی تعلیم بائبل مقدس کے برخلاف ہے۔

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور
۱۹۵۶ء

تعداد ۱۰۰۰

بار دوم

دیباچہ

رومن کیتھولک فرقہ کی غلط تعلیم کی وجہ سے بہت سے مسیحی بائبل مُقدس کی صحیح تعلیم سے برگشتہ ہو رہے ہیں اور رُومی کلیسیا کے توہمات اور غلط تعلیمات کا بھی شکار ہو رہے ہیں۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے اس غلط پراپیگنڈے کے پیشِ نظر کر رومن کیتھولک فرقہ ہی صحیح تعلیم کا عَلم بردار ہے یہ رسالہ قلمبند کیا گیا ہے تاکہ پاکستانی کلیسیا کے شرکاء کو وضاحت کے ساتھ بتایا جائے کہ رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیم غیر انجیلی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ مختصر رسالہ ہمارے خادمانِ دین و مبشّرین کے لئے بالخصُوص اَور عام کلیسیا کے لئے بالعمُوم مشعلِ راہ کا کام دیگا اور اس کی رہنمائی سے کلیسیا کو رومن کیتھولک تعلیم کی بدعات سے خبردار کر سکیں گے۔ اِس کتاب کو مختلف کُتب و رسائل کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔ مُصنف نے ضرورت محسُوس نہیں کی کہ ان کتابوں کے نام یہاں درج کیئے جائیں۔

مسیح کا خادم

ایچ - ایس - نزبٹ

باب اوّل

خُدا کے کلام کی نسبت رُومی فرقے کی غلط تعلیم

خُدا کا کلام یعنی پُرانا اور نیا عہدنامہ مسیحی کلیسیا کا یکتا اور کامل قانُون ہے اس کے علاوہ کوئی دُوسرا قانُون اور دیگر کتاب نہیں ہے جس سے یا جس کے مطابق دستُورالعمل یا عبادت کا طریقہ یا ایمان کی حقیقت یا نجات کی شرائط یا آئندہ زندگی کی حالت یا گناہ کے نتائج معلوم ہو سکتے ہیں۔ چُنانچہ لکھا ہے۔ خُدا کا کلام زندہ اور مُؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز اور جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے گُودے کو جُدا کر کے گُذر جاتا ہے اور دِل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے اور اس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں (عبرانیوں ۴: ۱۲-۱۳)۔ خُدا کا کلام نہ صرف سچا ہے۔ پر وُہ سچائی ہے اور یہی وسیلہ ہے جو دِل کو دُرست اور پاک کرتا ہے۔ اِس کا اصل مُصنّف اور لکھوانے والا رُوح القُدس ہے۔ اِس لئے ہمارے خُداوند مسیح نے اپنی دُعا میں یُوں کہا اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مُقدس کر تیرا کلام سچائی ہے۔" (یُوحنا ۱۷/۱۷)

بائبل کی فضیلت کے قائل نہ ہو کر رُومی فرقہ کے اُستاد اور مُعلّم اِس کے ساتھ اپاکرِفا کی کتاب مِلا دیتے ہیں اور دونوں کے برابر روایتی باتیں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ دیگر یہ بھی دعوےٰ کرتے ہیں کہ بائبل کی باتوں کی تشریح اور صحیح مُراد صِرف رُومی خادم کے اختیار میں ہے۔ اِس لئے وہ نہیں چاہتے کہ اُنکے شاگرد بائبل کو پڑھیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ کلام کی غلط تشریح اور مراد اِس طرح لوگ قبُول کریں گے۔ { دیکھئے رُومی کونسل آف ٹرنیٹ اجلاس چوتھا

(۵) رُومی کونسل یروشلم سنہ ۱۶۷۲ء} دیکھئے ان میں کتنی غلطیاں ہیں؟

(۱) بائبل مقدس کے ساتھ غیر الہامی کتابیں مِلانا۔

(۲) روایت کو الہامی کتاب کے برابر ماننا۔

(۳) عوام کو بائبل رکھنے اور پڑھنے سے منع کرنا۔

(۴) پوپی تشریح کے عِلاوہ باقی لوگوں کی تشریح کو غلط ٹھہرانا۔

اب اِن چاروں بِدعتوں کو مفصّل ایک ایک کرکے بیان کیا جاتا ہے

اوّل۔ بائبل مُقدّس کے ساتھ غیر الہامی کتابیں مِلانا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ اپاکرفا کی کتابیں ایسی ہیں جن کو یہُودی لوگ اپنے الہامی کلام میں شامل نہیں کرتے اور نہ اُن کو مانتے ہیں۔ پولُوس رسُول فرماتا ہے کہ مسیحی یہُودی لوگوں کے قرضدار ہیں اِس لئے کہ ہم نے اُن سے خُدا کا کلام پایا جو کہ اُن کے سپُرد ہُوا (رُومیوں ۳/۲) لہذا اپاکرفا ہرگز خُدا کا کلام نہیں ہے۔ نیز پڑھنے والا بھی خود معلوم کر سکتا ہے کہ وُہ بالکل الہامی نہیں ہیں۔ وُہ چودہ صحیفے ہیں جن کو پوپی لوگ پُرانے اور نئے عہد نامہ کے درمیان جڑ دیتے ہیں اِن صحیفوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) ازدراس (Esdras) (۲) طبیا (Tobit) (۳) یہودت (Judith) (۴) آستر کے احوال کا ضمیمہ (Additions to Esther) (۵) سلیمان کی حکمت (Wisdom of Solomon) (۶) یشوع بن سیرخ کی حکمت (Wisdom of Son of Sirach) (۷) منسّی کی دُعا (Prayer of Manasses) (۸) مکابیوں کے چار صحیفے (Maccabbees 1 (۹) تین جوانوں کا گیت (Song of the Three Children) (۱۰) سوزانہ کا حال (History of Susanna) (۱۱) بابل کے بیل۔

(Bel and the Dragon) یعنی کُل چودہ ہیں کیونکہ مکابیوں کے صحیفے چار ہیں۔

یہ کتابیں ملاکی نبی کے زمانے کے بعد لکھی گئیں۔ اگرچہ لکھنے والوں کی کوشش سے ظاہر ہے کہ نبیوں کے وقت کی معلوم ہوں تاہم ان میں بعض تواریخی ہیں اور بعض پیشین گوئی کے طور پر لکھی گئی ہیں۔ جیسا کلام الٰہی کا اندرونی ثبوت ہے اِن صحیفوں میں یہ ثبوت نہیں ہے۔ کئی ایک غلطیاں اِن میں پائی جاتی ہیں جن کے سبب اِن کو سچا جاننا محال ہے۔ مثلاً طبیا (Tobi $\frac{6}{16}$ و $\frac{8}{2}$) میں لکھا ہے کہ بدرُوح کو نکالنے کے لئے مچھلی کی انتڑیوں کے جلانے کی ہدایت ہوئی اور یہ بھی کہ ایک اندھا اِس طور سے بینا ہُوا جب اُسکی آنکھوں پر ایک مچھلی کی پت ملائی گئی۔ اور اس کے ساتھ ایک کُتے کا بھی ذکر ہے۔

بھلا ایسی کتابوں کو الہامی مانیں گے؟ مکابیوں (Maccabbees) کی کتابیں البتہ تواریخی ہیں تو بھی الہامی نہیں معلوم ہوتیں۔ کئی تواریخی کتابیں ہیں جن کو ہم ہرگز الہامی نہیں مان سکتے اور نہ یہودی لوگ اِن کو اپنی کتاب پاک میں شامل کرتے ہیں۔ منسّی (Manasses) اور دانی ایل کا بیان بھی حقیقی معلوم نہیں ہوتا۔ غرض اگر بائبل مُقدّس کی عبارت سے اِن کتابوں کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ نہ تو اپاکرفا (Apocrypha) الہامی ہے اور نہ اُس کا پڑھنا مُفید اور نہ اُس کے بیانات حقیقی ہیں۔ لہٰذا اُس کو خُدا کے کلام کے ساتھ ملانا سخت غلطی ہے کیونکہ خُدا کا کلام نہایت پاک اور سچا ہے۔ کُندن سونے سے مہنگا اور شہد سے میٹھا۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ "خُداوند کی توریت کامل ہے کہ دِل کو پھیرنے والی ہے۔ خُداوند کی شہادت سچی ہے کہ سادہ دِلوں کو تعلیم دینے والی ہے۔ خُداوند کی شریعتیں سیدھی

ہیں کہ دِل کو خُوشی بخشتی ہیں۔ خُداوند کے حُکم صاف ہیں کہ آنکھوں کو روشن کرتے ہیں۔" (زبور ۱۹: ۷-۸)

دوم۔ خُدا کے کلام کی نِسبت رُومی لوگوں کی دُوسری بدعت یہ ہے کہ وُہ روایت کو بھی الہام کے برابر مانتے ہیں۔ یہ نقصان دِہ اور خُدا کی خاص بے عزتی کا باعث ہے۔ دیکھئے یرمیاہ ۲۳: ۲۵-۴۰ جہاں خُدا کا نبی یرمیاہ لوگوں کے سامنے اِنسان کے خیال اور خُدا کے کلام میں زمین و آسمان کا فرق بیان کرتا ہے۔ روایتوں کو مانتے مانتے رُومی لوگ حق سے نہایت برگشتہ ہوگئے اور خُدا کے کلام کے خلاف بہُت سی باتیں تسلیم کرلیں۔ دیگر اُن کی روایتی باتیں بے شمار ہوگئیں جس طرح یہُودی لوگوں کی روایتی کتاب طالمود (Talmud) ہے۔ ایک عالِم اِنگلستان نے لکھا ہے کہ اگر مَیں پوپی آباء کی تمام تصنیفات پڑھوں تو شاید بمشکل اٹھارہ اُنیس برس میں ختم کروں گا۔ ایسی باتوں کو کلامِ الٰہی کے برابر جاننا مُوجب افسوس ہے۔ دیکھئے آباء آگسٹن (Augustine) کیا سِکھاتا ہے؟ قانائے گلیل کے مُعجزے کی نِسبت لِکھتا ہے۔ کہ مسیح نے جن مٹکوں میں پانی بھرنے کا حُکم دیا اُن کی سمائی دو تین من کی تھی۔ اور اگر دو من مانے جائیں تو دو قومیں مُراد ہیں یعنی یہُودی اور غیر قوم۔ اور اگر تین مانے جائیں تو نُوح کے تین بیٹے مُراد ہیں۔ چھ مٹکوں سے چھ زمانے مُراد ہیں۔ بھلا اِس سے کیا زیادہ اَور وہم ہوسکتا ہے؟ اِس آگسٹن کی روائتوں پہ پوپی لوگ بہُت اعتبار کرتے ہیں۔ اُن کی ایک اَور روایت ہے کہ وہ سامری عورت جس کا ذکر یُوحنّا کی انجیل کے چوتھے باب میں ہے بعد ازاں افریقہ کو چلی گئی اور وہاں جا کے شہید ہوئی۔ چنانچہ پوپی لوگ ۲۰ مارچ کو اُس کی یادگار مناتے

ہیں۔ ایسی ہزارہا تفسیریں ہیں جو رُومی روایتوں میں شامل ہیں جن کو وہ کلامِ حق کے برابر مانتے ہیں۔ خاص کر وہ جو مقدسہ مریم کی بابت ہیں جن کا ذکر ایک علیحدہ باب میں ہوگا۔

سوم۔ رُومی لوگ عوام کو بائبل رکھنے اور پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ دیکھئے کونسل ٹرینٹ (Trent) اجلاس چہارم و کونسل آف ویٹیکین (Vatican) باب دوم} اور یہ سب بتائیں گے کہ اگر عام لوگ بائبل پڑھیں تو غلط سمجھیں گے۔ یہ اُن کی خام خیالی ہے کیونکہ بائبل مُقدس کی عبارت ایسی آسان اور صاف ہے کہ اکثر چھوٹے لڑکے بھی سمجھ سکتے ہیں جب خُداوند مسیح نے کہا "چھوٹے بچّوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے" تو وہ کیونکر نہ چاہے گا کہ اُس کا کلام پڑھیں۔ اُن کی ممانعت کا اصل سبب یہ ہے کہ اگر عام لوگ بائبل کو پڑھیں تو معلوم کریں گے کہ کہاں تک پوپی تعلیم بائبل کے برخلاف ہے۔ مثلاً مریم پرستی۔ مغفرت فروشی۔ پاک رسموں کی بابت غلط تعلیم۔ رسُولوں میں پطرس کی سبقت۔ مُردوں سے دُعا مانگنا اور اعراف کی تعلیم وغیرہ ایسی تعلیم کو بائبل پڑھنے سے اُن کے شاگرد ضرور غلط سمجھ لیں گے۔ دیکھئے کہاں بائبل میں لکھا ہے کہ مریم موروثی گُناہ سے مبرا ہے؟ بائبل میں مریم کے زندہ صعود کرنے کا کہاں ذکر ہے؟ یا کہاں لکھا ہے کہ مریم سے دُعا کی جائے؟ یا کہ وہ ہماری سفارش کرسکتی ہے یا وہ ہمیشہ کنواری رہی اور آدمی کو نہ جانا؟ برعکس اس کے بائبل میں بار بار لکھا ہے کہ وہ یوسف کے فرزندوں کی ماں ہوئی مثلاً متی رسُول پہلے باب میں لکھتا ہے کہ یوسف نے "اُس کو نہ جانا جب تک وہ پلیٹا نہ جنی۔" متی $\frac{1}{25}$ چنانچہ اُس کے چار بیٹوں کے نام بھی انجیلوں میں مندرج

ہیں اور اُس کی کم از کم دو بیٹیوں کا ذکر بھی ہے۔ چنانچہ اِن باتوں کا پوپیوں کی طرح خیال کرنا واجب ہے۔

اِس لئے بائبل چھپوانے کا تمام انتظام پراٹسٹنٹ لوگوں کے ہاتھ رہا۔ جن دنوں میں بائبل کا ترجمہ کرنا اور چھپوانا شروع ہوا تو پراٹسٹنٹ لوگوں کی طرف سے شروع ہوا۔ اور پوپی لوگوں نے ازحد مخالفت کی یہاں تک کہ کئی پراٹسٹنٹ لوگوں کو قید کیا اور کئی تھے جنہیں موت کے گھاٹ اُتارا جیسے وِکلف صاحب (Wyclif) اور ٹنڈل صاحب (Tyndale) اِن دو شخصوں کا پوپی لوگوں کی نظر میں خاص قصور یہی تھا کہ اُنہوں نے خدا کے کلام کا ترجمہ کیا تاکہ سب لوگ اپنی مادری زبان میں پڑھیں۔

غور فرمائیے کہ بائبل شریف کے ترجموں کے ساتھ رُومیوں نے کیسی بدسلوکی کی۔ ۱۵۳۶ء میں ولیم ٹنڈل صاحب کو قتل کروایا محض اس خیال سے کہ اُس نے کلام الٰہی کو عوام کے پڑھنے کے لئے تیار کیا اور وِکلف صاحب کے ساتھ ویسی ہی دُشمنی کر کے اُس کی لاش جو کہ چالیس برس سے زیادہ عرصہ قبر میں رہی نکلوا کر جلا دی اور راکھ کو اُس دریا میں پھینک دیا جو کہ لٹروَرتھ کے پاس ہے یہ واقع پوپ مارٹن پنجم کے حکم سے ہُوا۔

اب خدا کا کلام قریب آٹھ سو زبانوں میں تیار ہے اور سراسر یہ کوشش کہ ہر اہل زبان اپنے ہی الفاظ میں کلام الٰہی پڑھے محض پراٹسٹنٹ لوگوں کی جانب سے ہوئی۔ اِس لئے کہ ظاہر ہو کہ یہ مخالفت اب تک ہے۔ یہ ذکر کرنا لازمی ہے کہ مؤرخہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو جزیرہ لوزان میں دو ہزار پانچ سو بائبلیں جلائی گئیں اور یہ ناشائستہ کام پوپیوں ہی سے وجود پذیر ہُوا کیونکہ وہ ناخوش تھے کہ اُن کے جاہل شاگردوں میں ایک پراٹسٹنٹ مشنری نے یہ بائبلیں

مُفت بانٹ دیں۔

چہارم۔ بائبل کی بابت پوپوں کی ایک اَور غلط تعلیم ہے۔ وُہ کہتے ہیں کہ بائبل کے معنے اُنہیں کی طرف سے معلوم ہوسکتے ہیں اَور صرف اُنہیں کی تفسیر معتبر ہے۔ یہ فیصلہ ٹرنیٹ (Trent) اَور ویٹیکین (Vatican) کی کونسلوں کی طرف سے ہُوا۔ اب غور کیجیے کہ ایسی جماعت کے فیصلے اور تفسیریں معتبر ہوسکتی ہیں جس کی تعلیم میں ہم نے اِس قدر بدعتیں پائیں؟ حیرانگی کی بات ہے کہ کوئی شخص ایسی تعلیم کو مانے۔

وُہ اکثر بائبل کو لاطینی میں پڑھ کر سُناتے ہیں جس زبان کو جماعت نہیں سمجھتی۔ اَور جبکہ اُن کے شاگردوں کے ہاتھ میں بائبلیں نہیں تو تفسیر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

اپنے اصُول اور عقیدہ سکھلاتے وقت اُنہیں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم تمہیں سُناتے ہیں وُہ درُست اَور صحیح ہے پر دُہ دیانتداری سے ہرگز کام نہ لیں گے مثلاً اُن کے سوال وجواب کی کتاب میں دُوسرا حکم کبھی نہ آئیگا کیونکہ وُہ بُت پرستی سے منع کرتا ہے۔ باقی نو سے دس بنا لیتے ہیں۔ خیال فرمائیے ایسے لوگوں کی تفسیروں کے کیا معنے ہوسکتے ہیں۔

باب دوم

مسیح کی حقیقی کلیسیا کا بیان

پوپی جماعت اکثر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم مسیح کی حقیقی اَور قدیمی کلیسیا ہیں اور پراٹسٹنٹ ایک نیا فرقہ ہے جو پندرہ سَو برس کے بعد شروع ہُوا۔

یہ اُن کا عام دعویٰ ہے اور اِس کا جواب دینا چاہیئے۔

ہم اچھی طرح سے دریافت کریں گے کہ ان کا یہ کہنا برحق ہے یا نہیں اِس کا جواب دینا کوئی مُشکل نہیں ہے پہلے ہم اِس بات کی تحقیق کریں کہ پراٹسٹنٹوں کی تعلیم یا پوپی تعلیم کونسی زیادہ تر خُدا کے کلام کے موافق ہے اور اِن دونوں میں کونسی تعلیم مسیح کی اور رسُولوں کی تعلیم سے زیادہ تر ملتی ہے۔

اعمال کی کتاب کو کھولیں تو فوراً معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے یروشلیم میں کلیسیا قائم ہوئی اور اُس کا پاسبان یعقُوب ابن مریم تھا جو مسیح کا بھائی کہلاتا تھا کیونکہ وُہ مریم کا بیٹا تھا۔ پطرس اُس پہلی کلیسیا کا نگہبان نہ ہُوا بعدازاں انطاکیہ میں کلیسیا قائم ہُوئی جو کہ سُوریہ مُلک کا شہر تھا۔ اور اعمال کی کتاب میں لکھا ہے کہ انطاکیہ میں سب سے پہلے شاگرد مسیحی کہلائے۔ بعدازاں آسیہ اور مقدُونیہ میں پھر پھر کے رسُول پولُوس نے کئی جگہ کلیسیائیں قائم کیں۔ مثلاً کرنتھس۔ فلپی۔ اِفسس اور تسلنیکیہ میں۔ کرنتھس میں رہتے ہُوئے پولُوس رسُول نے رُومیوں کے نام ایک خط لکھا جس میں آپ یہ پڑھیں گے کہ "میں نے بارہا تُمہارے پاس آنے کا ارادہ کیا تاکہ جیسا مجھے اور غیر قوموں میں پھل ملا ویسے ہی تُم میں بھی پھل ملے مگر آج تک رُکا رہا۔ میں تم کو بھی جو روما میں ہو خوشخبری سُنانے کو حتی المقدُور تیار ہوں"۔ (رومیوں ۱۳-۱۵/۱) اِس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ روما کی کلیسیا دیر کے بعد قائم ہُوئی۔ اور یہ بھی کہ پولُوس کے جانے سے ہُوئی نہ پطرس کی خدمت سے کیونکہ اگر پطرس پہلے ہوتا تو پولُوس وہاں ہرگز جانا نہ چاہتا۔ دیکھئے رُومیوں ۱۵/۲۰ جہاں لکھا ہے "میں نے یہ حوصلہ رکھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خوشخبری سُناؤں تاکہ

دُوسرے کی بُنیاد پر عمارت نہ اُٹھاؤں"۔

لہذا پاک کلام سے صاف ظاہر ہے کہ پوپیوں کا یہ قول کہ رُومی کلیسیا سب سے قدیمی ہے اور کہ وُہ قائم بھی پطرس کی خدمت سے ہوئی ناراست معلوم ہوتا ہے۔ سن عیسوی ایک سَو کے قریب خُداوند مسیح نے آسمان سے یُوحنا رسُول کی معرفت سات مشہُور کلیسیاؤں کی طرف پیغام بھیجے جس میں دو کلیسیائیں یعنی سمرنا اور فلادلفیہ خُداوند کو بہت عزیز تھیں۔ اگر اُس وقت روما کی کلیسیا سب سے قدیمی ہوتی تو کیا وجہ ہے کہ خُداوند نے اِن دُوسری کلیسیاؤں کی طرف پیغام بھیجے تھے اور روما کا ذکر تک نہ ہُوا؟ ویسے ہی اگر تعلیم پر غور کرو تو پوپی جماعت کی تعلیم اُس پہلے وقت کی کلیسیا کی تعلیم سے ہرگز نہیں ملتی۔ بلکہ کئی باتوں میں اُس پہلی کلیسیائی تعلیم کے سخت برخلاف ہے مثلاً رُومی تعلیم میں پطرس کی سبقت بڑی بات ہے۔ وُہ کہتے ہیں کہ اس رسُول ہی کو مسیح نے آسمان کی کنجیاں دیں اور دُوسرے رسُولوں کو نہیں اور اگر ہم اعمال کی کتاب کو پڑھیں تو یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ بیشک شروع میں پطرس کا ذکر زیادہ آتا ہے۔ مگر بارھویں باب اعمال کے بعد پطرس کا کوئی ذکر تک نہیں۔ اٹھائیسویں ۲۸ باب میں لکھا ہے کہ رسُول پولُوس روما میں پہنچا اور یہودیوں کو اکٹھا کرکے اُن کے سامنے مسیح کی مُنادی کی۔ اُس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت سے پہلے کوئی رسُول اُن کے پاس نہیں پہنچا اور اُس وقت سے مسیحی کلیسیا روما میں قائم ہُوئی۔ اِس ساری عبارت میں پطرس کا کوئی ذکر نہیں اور یقیناً وہ وہاں پہنچا بھی نہیں یروشلیم کی کونسل میں پطرس میرِ مجلس نہ تھا مگر یعقوب یعنی خُداوند کا بھائی میرِ مجلس تھا۔ اِس موقع پر صرف اِتنا ہی کہنا کافی ہے۔ اور آگے چل کر اِس بات

کو زیادہ کھولینگے۔ نیز اُن کی رسُومات مثلاً آدم پرستی۔ مریم پرستی وغیرہ ہرگز اُس پہلی کلیسیا میں جائز نہ تھیں جیسے آجکل پوپی جماعت میں مروّج ہیں۔ پطرس نے خود کرنیلیئس کو اپنے آگے جُھکنے نہ دیا جیسے آجکل ہزارہا لوگ ہر ہفتہ پوپ کے سامنے جُھک کر سجدہ کرتے ہیں۔ فرشتوں نے بھی دو دفعہ یُوحنّا کو اپنے آگے سجدہ کرنے سے منع کیا مگر رُومی آجکل پطرس اور مریم کی مُورتوں کے آگے جُھکتے ہیں۔ اگر فرشتوں اور زندہ انسان کے آگے سجدہ کرنا ممنُوع ہے تو بے جان مُورتوں کے آگے جُھکنا کتنا زیادہ ناجائز ہے۔ روما کے ایک بڑے گرجے میں پطرس کی ایک مُورت ہے جس کے آگے دِن بھر لوگ جُھکتے رہتے ہیں اور اُس کے پاؤں چُوم چُوم کر اُس کا ایک انگوٹھا گھسا دیا ہُوا ہے۔ یہ باتیں پہلی کلیسیا میں ہرگز ہرگز جائز نہ تھیں۔ غرض مندرجہ بالا باتوں کو مدِّنظر رکھتے ہُوئے ہم قائل ہو جاتے ہیں کہ رُومی جماعت ہرگز پہلی کلیسیا نہیں ہے اور نہ اُس کے موافق ہے بلکہ کلیسیا کے نام سے موسُوم ہونے کی بھی حقدار نہیں۔ اگر اُس خط کو پڑھیں جو پولُوس رسُول نے پہلے زمانے میں روما کی طرف لکھا۔ تو ہم دیکھیں گے کہ اِس میں نہ پطرس کا ذکر نہ مریم کا ذکر نہ رسم پرستی کا ذکر ہے بلکہ برعکس اس کے پولُوس اُن کو تاکید کرتا ہے کہ وُہ مسیح کے حقیقی کفارہ کو مانیں اور دُوسری تعلیم سے پرہیز کریں جو اِس کے خلاف ہے۔ اِس خط کا پڑھنے والا فوراً معلوم کریگا کہ پولُوس کے وقت کی کلیسیا اور موجُودہ پوپی جماعت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ غرض یہ کہنا کہ پوپی جماعت پہلی کلیسیا ہے حق کے مطابق نہیں ہے۔ اِس کے خلاف ازحد تواریخی اور تعلیمی ثبوت مِلتا ہے لہذا ہم ہرگز اس بات کو قبُول نہیں کر سکتے۔

باب سوم

گناہ اور مغفرت

خُدا کے کلام میں لکھا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند یسُوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے" اور یہ بھی کہ "گناہ شرع کی مخالفت ہے" اور یہ بھی کہ "جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وُہ ساری باتوں میں قصُوروار ٹھہرا" اور ساتھ اِس کے یہ بھی ہے "کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے میں قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وُہ لعنتی ہے"۔

اب دیکھئے کہ پوپ لوگ اپنی تعلیم میں کس قدر ان باتوں کے خلاف گناہ اور مغفرت کی نسبت تعلیم دیتے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ گُناہ دو قسم کے ہیں ایک کو وُہ عام کہتے ہیں اور دُوسرے کو مُہلک کہتے ہیں۔ وُہ بتاتے ہیں کہ عام گناہ والا ایک ایسی جگہ جس کو وُہ اعراف نام دیتے ہیں جا کے دُکھ پاتا ہے اور بعد میں وہاں سے نکل سکتا ہے۔ مگر مُہلک گُناہ والا ہلاک ہی ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی سکھلاتے ہیں کہ بپتسمہ کے وقت تمام گناہ دھویا جاتا ہے مگر بعد میں جو گُناہ ہو جیسا مندرجہ بالا لکھا ہے ویسا اُس کا فیصلہ ہوگا۔ اب اِس بات کے فیصلہ میں کہ کونسا گُناہ مُہلک ہے وُہ بہت گنجائش رکھتے ہیں کیونکہ فیصلہ کرنا ان کے پریسٹ پر منحصر ہے۔ اگر گُنہگار مالدار ہے اور ماس پڑھنے کے لئے روپیہ دینے کے قابل ہے تو شاید اُس کا گُناہ عام گنا جائیگا جس کے لئے منّت وسماجت کرکے پریسٹ اُس کے لئے رہائی چاہیگا۔ دیگر اُن کی یہ تعلیم ہے کہ مرنے کے بعد گُناہ کا فیصلہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ وُہ زندہ رشتہ داروں سے روپیہ لے کے اُن کے مُردہ رشتہ

ہاروں کے لئے نماز پڑھیں گے۔ اور بعد میں بتائیں گے کہ اب وہ اعراف سے نکل کے بہشت میں آ گئے ہیں۔

غور فرمائیے کہ یہ تعلیم کس قدر بائبل کے خلاف ہے۔ بائبل میں اعراف کا کوئی ذکر نہیں یعنی ایسے عذاب کی جگہ جہاں جا کے پھر رہائی ہو۔ بائبل میں بہشت اور دوزخ ہیں مگر درمیان میں کوئی جگہ نہیں۔ یہ اعراف جس کو وہ انگریزی زبان میں پرگیٹوری (purgatory) کہتے ہیں یعنی ایسی جگہ جہاں گناہ دھویا جائے محض اُن کی بناوٹی بات ہے۔ کلام مُقدّس میں اِس کا کوئی ذکر نہیں۔ عذاب کی جگہ ایک ہی ہے یعنی جہنّم جس میں جا کے کبھی کوئی نہیں نکلتا۔ اِسکی نسبت ہمارے خُداوند نے فرمایا کہ "اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بُجھتی" (مرقس ۹/۴۸) خُدا کے کلام میں اِس بات کا ذکر یا تعلیم نہیں ہے کہ مرنے کے بعد انسان توبہ کر سکتا ہے یا سُدھر سکتا ہے۔ جس حال میں مرتا ہے اُسی میں عدالتِ الٰہی میں پیش ہوگا۔ مسیحی کلام مُقدّس کے مطابق ایک ہی گناہ ہے جس کا نتیجہ موتِ ابدی ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے بھی لازمی۔ وُہ گناہ یہ ہے کہ انسان رُوح القُدس کے حق میں کُفر بکے۔ باقی گناہوں میں توبہ کی گنجائش ہے بشرطیکہ گنہگار سچی توبہ کرے اور رُوح القُدس کو اپنے اندر جگہ دے۔ اُوپر کی آیتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر گُناہ اور خطا خواہ وُہ صغیرہ ہو یا کبیرہ واجب الموت ہے۔ آدم کا پہلا گُناہ اور نافرمانی محض ایک پھل کا کھانا تھا پھر خُدا نے اُسے کہا کہ جس دِن تُو کھائیگا تُو مریگا اور اُس گُناہ سے جسے شاید لوگ عام یا معمولی سمجھیں اور مُہلک نہ جانیں گے تمام گُناہ جاری ہُوا۔ وُہ بیٹا جو حوا کا پہلے جنی خُونی اور دوزخ کا فرزند ہُوا۔ غرض ہر ایک گُناہ مُہلک ہے۔

نیز مغفرت کی نسبت پوپی لوگ سچائی میں خلل ڈالتے ہیں اُن کا یہ تکیہ کلام

ہے کہ پطرس کو گناہ معاف کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اور چونکہ سب پوپ پطرس کے گدی نشین کہلاتے ہیں لہذا کہتے ہیں کہ یہی اختیار پوپ اور پریسٹ کو بھی ملا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ایک آیت میں پطرس رسول کو ایسا اختیار ملا مگر اور بھی آیتیں ہیں مثلاً متی ۱۸/۱۸ اور یوحنا ۲۰/۲۲-۲۳ جہاں سب رسولوں کو یہ اختیار ملا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا بارہ ۱۲ رسولوں کے سوا اور کسی شخص کو یہ اختیار کبھی ملا یا بارہ ۱۲ رسولوں کے بارہ قائم مقام ہیں؟ آگے چل کر باب پنجم میں اِس سوال پر غور کیا جاویگا۔ اب اِتنی بات پر ہی کفایت کریں گے کہ بعد کے زمانہ میں رسولی اختیار کسی کو نہیں ملا۔ لہذا مغفرت دینا پوپوں اور پریسٹوں کا کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ "تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کا گناہ کیا ہے تو اُس سے معافی مانگے جس کا گناہ کیا ہو۔ باقی فیصلے خدا کے سامنے ہیں نہ پریسٹ یا پوپ کے سامنے۔ چونکہ ہر ایک گناہ خدا کے خلاف ہے اور اُسی یعنی خدا ہی سے معافی طلب کرنا فرض ہے نہ کہ پوپ یا پریسٹ سے۔

اب ایک اور غلط پاپائی تعلیم میں پایا جاتا ہے وہ مغفرت فروشی کو جائز ٹھہراتے ہیں اور کئی دفعہ یا تو روپیہ کے واسطے یا کسی اور غرض کے لئے مغفرت نامہ دیتے ہیں اور ترغیب بھی دیتے ہیں کہ اگر ہمارے لوگ فلاں کام کریں یا فلاں رقم دلویں یا فلاں تیرتھ جاترا کریں یا فلاں حکم اُٹھائیں تو اُن کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اِس کو انگریزی زبان میں انڈلجنس (Indulgence) کہتے ہیں۔ میرے پاس ایک اعلان یعنی بُل (Bull) ہے جو کہ موجودہ پوپ نے جنوری ۴ ۱۹۳۳ء کو دیا تھا۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر کوئی اِس سال میں جو کہ ۲ اپریل سے جاری ہے روما شہر کی تیرتھ جاترا کرے اور تین تین مرتبہ چار خاص

گرجوں میں جا کر دعا کرے اور تین مرتبہ سے یہ مُراد تھی کہ فقط دروازے سے باہر آ کر پھر گرجا میں داخل ہو۔ تو اُس کے تمام گُناہ مُعاف ہوں گے۔ ایک زمانہ میں ایک پوپی خادم پھرتا تھا جس کا نام جان ٹٹزل (Tetzal) تھا۔ پوپ نے اُس کو اس لئے بھیجا کہ وُہ اُس بڑے گرجا کو بنانے کے لئے روپیہ جمع کرے جو پطرس کا گرجا کہلاتا ہے۔ وُہ شخص کیا مُنادی کرتا تھا؟ یہ کہ جُونہی تمہارا روپیہ اِس میرے بکس میں ٹھنکیگا۔ اُسی وقت تمہارا گُناہ مُعاف ہو گا وُہ نہ صرف گذشتہ گُناہ کے لئے مغفرت فروشی کرتا تھا بلکہ آیندہ کے گُناہوں کے لئے بھی جن کو کرنے کا کسی میں ارادہ ہوتا تھا۔ دیکھئے یہ سچائی پر کیسا ظلم ہے۔ ایک شخص اُس کے پاس آیا اور اُسے کافی روپیہ دیکر کسی کو مارنے کے لئے مغفرت نامہ لیا۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد جب جان ٹٹزل تقلِ مکان پر تھا۔ تو اُسی شخص نے اُس کو پکڑ کر خُوب پیٹا۔ اُس شخص پر جان ٹٹزل نے دعویٰ کیا۔ کچہری میں جا کر ملزم نے وُہ مغفرت نامہ پیش کیا جس پر جان ٹٹزل نے روپیہ لیکر خود دستخط کیا تھا۔ اور اگرچہ یہ مُقدمہ ہائی کورٹ تک گیا تاہم تمام عدالتوں میں مُلزم بری رہا اِس لئے کہ مُدعی نے مارنے والے شخص کے کام کو خود جائز ٹھہرایا تھا۔ یہ مُقدمہ مشہور و معرُوف ہے۔ پوپیوں کی تعلیم کے موافق تنبیہ کے عوض بھی گُناہ مُعاف ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اِتنا روزہ رکھے۔ اِتنی نماز پڑھے۔ اِتنے تیرتھ جاترا کرے۔ اِتنی دفعہ مریم کو پُکارے۔ اِتنی خیرات کرے یا اِتنے دُکھ سہے تو گُناہ مُعاف ہوں گے۔ یہ سب کُچھ کیا ہی واہیات ہے کلامِ الٰہی میں لکھا ہے۔ "کہ اگر ہم اپنے گُناہوں کا اقرار کریں تو وُہ (خُدا) ہمارے گُناہ کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔"

باب چہارم

مسیحی کلیسیا کی پاک رسُومات

نئے عہدنامہ میں دو پاک رسمیں یا سیکرمینٹ مقرر کئے گئے جن کو ہمارے خُداوند مسیح نے دیا - یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی - سیکرمینٹ مسیح کا مقرر کیا ہُوا ایک ایسا پاک دستُور ہے جس میں ظاہری چیزیں کام آتی ہیں جو کہ مسیح پر اور نئے عہد کی نعمتوں پر اشارہ کرتی ہیں اور وُہ نعمتیں اُس سیکرمینٹ کے وسیلے ایمانداروں پر مُہر کی جاتی ہیں اور اُن کے دلوں میں پہنچائی جاتی ہیں بپتسمہ پانی سے دیا جاتا ہے اور اُس کا مطلب پاک رُوح کی بخشش ہے جس سے انسان کا دل دھویا جاتا ہے - اور از سرِ نو پیدا ہوتا ہے - اور یسُوع مسیح سے ابدی مخلصی حاصل ہوتی ہے - عشائے ربانی میں روٹی اور انگور کا رس مستعمل ہے جن کے کھانے پینے سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ لینے والا مسیح کے کفارہ میں شریک ہے - اور اُس پر پُورا ایمان رکھتا ہے کہ مسیح سے نجات مل سکتی ہے -

اب پوپی تعلیم میں اِن دو رسموں کی نسبت بہت تبدیلی ہے اور نہ صرف اِن کے معنے اور طریقِ عمل میں تبدیلی کی بلکہ ان کے ساتھ اور پانچ رسمیں ملا دیں اور کہتے ہیں کہ دو کی بجائے سات پاک رسمیں ہیں - اب غور کیجئے کہ اُنھوں نے کس قدر اِن دو رسموں کو بگاڑا اور تبدیل کیا - وُہ کہتے ہیں کہ بپتسمہ سے موروثی گُناہ دھویا جاتا ہے اور نیز اُس وقت تک کی تقصیریں بھی دور ہو جاتی ہیں مگر بعد کے گُناہ کے لئے اور تدبیر کرنی پڑتی ہے - ایسا خیال کرکے

بعض پوپیوں نے مرنے تک بپتسمہ کو ملتوی رکھا تاکہ اُس کے بعد کوئی گناہ منسوب نہ ہو۔ یہ تعلیم کس قدر خدا کے کلام کے خلاف ہے۔ کلام میں بپتسمہ ایک ظاہری نشان ہے اُس اندرونی کام کا جس کو رُوح القدس نے دل میں کیا۔ بپتسمہ کے پانی سے گناہ نہیں دھویا جاتا بلکہ خداوند مسیح کے خون سے خواہ موروثی گناہ ہوں یا پچھلے یا آیندہ کے "اُس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے" (۱یوحنا ۱ب)

اب گویا بپتسمہ کی بدعت پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ عشائے ربانی کو اور بھی بگاڑتے ہیں۔ وُہ یہ سکھلاتے ہیں کہ رسم کو ادا کرتے وقت روٹی اور رس کی ماہیّت تبدیل ہو جاتی ہے یعنی جب پریسٹ لاطینی میں کہے کہ ہاک ایسٹ کارپس میئم (Hoc-est Corpus meum) یعنی یہ میرا بدن ہے۔ تو اُسی وقت روٹی مسیح کا گوشت بن جاتی ہے اور اگرچہ کھانے والا کہا کرے کہ روٹی معلوم ہوتی تو بھی وُہ کہتے ہیں کہ کھانے والے کی غلطی ہے۔ ویسا ہی رس پینے والے کی بابت کہتے ہیں بشرطیکہ وُہ کہے کہ خون نہیں بلکہ رس کا مزہ ہے۔ غور فرمائیے کہ جب خُداوند نے کہا کہ یہ میرا بدن ہے اور یہ میرا خون ہے تو تب تک اُس کا خون اور بدن بحال تھے۔ اور اگر مسیح کے کہنے سے کوئی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی تو کون کہے کہ پریسٹ کے کہنے سے تبدیل ہو سکتی ہے؟ پوپی تعلیم بالکل ناواجب اور نادرست ہے۔

دیگر عمل کے طریقہ میں بھی غلطی کرتے ہیں اور اُن کے تمام فیصلے کلامِ الٰہی۔ حواسِ خمسہ اور انسانی ہوش و حواس کے سخت خلاف ہیں۔ یہ تمام تعلیم تیرھویں صدی یعنی ۱۲۱۳ء میں مقرر ہوئی اور تب پوپ روم کو اس کے جاری کرنے کا موقع ملا۔ اِس سے بڑھ کر کیا بیوقوفی اور بدعت اور کفر ہو سکتا ہے کہ لوگ اب تک مسیح کا حقیقی گوشت اور خون کھا پی لیتے ہیں؟

اِتنے پر ہی کفایت نہیں کرتے بلکہ دو رسموں کی بجائے سات مانتے ہیں۔ یعنی استحکام۔ اعتراف۔ نکاح۔ آخری مالش۔ پاک خدمت (مخصوصیت) کلامِ الٰہی میں کہیں بھی یہ پانچ باتیں سیکرمینٹ کے طور پر پیش نہیں ہوئیں اور نہ ہی اِن میں سیکرمینٹ کی حقیقت ہے۔

اگر وہ نکاح کو اِس لئے سیکرمینٹ کہتے ہیں کہ مسیح ایک دفعہ گلیل میں ایک نکاح پر موجود تھا تو تب جنازہ بھی ایک سیکرمینٹ ہے کیونکہ مسیح نائین کی بیوہ کے بیٹے کے جنازہ پر حاضر تھا۔ مندرجہ بالا بیان میں اِس بات کا ذکر نہیں ہُوا کہ جیسا عشائے ربانی کی ادائیگی میں ناواجب باتیں ہوتی ہیں ویسے ہی بعض دفعہ رُومی لوگ بپتسمہ دینے میں بھی ناشائستہ طریقے عمل میں لاتے ہیں۔ مثلاً بپتسمہ لینے والے کے مُنہ پر پھونکنا تاکہ دیو یا بھوت اُس میں سے نکل جاوے۔ اُس کے مُنہ میں نمک ڈالنا۔ یا تھوک کان اور ناک پر لگانا۔ یا تیل سے مسح کرنا یہ تمام باتیں بناوٹی اور بیہودہ ہیں اور ہرگز بپتسمہ میں شامل نہیں۔

غرض ہم نے دیکھ لیا ہے کہ پوپی لوگ کس قدر کلام کی صحیح رسمیں جو کہ کلیسیا کو دی گئیں ناپاک طور پر بگاڑتے ہیں؛

باب پنجم

پطرس رسُول اور رسُولی تسلسل

رُومی جماعت کے لوگ پطرس کو رسولوں میں اوّل مانتے ہیں اور وہ یہ سکھلاتے ہیں کہ خداوند مسیح نے اُس کو سب سے اعلےٰ درجہ اور رُتبہ دیا کہ وہ رسُولوں میں اوّل ہو۔ اِس ثبوت میں وہ متی ۱۶: ۱۸-۱۹ پیش کرتے ہیں۔ اگر ہم

متی ۱۸/۱۸ اور یوحنا ۲۰/۲۳ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ویسا ہی اختیار سب رسولوں
کو دیا گیا۔ نیز پوپی کہتے ہیں کہ پطرس وہ نیو ہے جس پر مسیح نے اپنی کلیسیا قائم
کی۔ اگر ہم اصل زبان یعنی یونانی میں متی ۱۶/۱۸ کو پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ خداوند
مسیح کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا۔ یونانی لفظ جس کا ترجمہ اردو میں پتھر ہے مؤنث ہے۔
پطرس پر ہرگز اشارہ نہیں کر سکتا۔ اگر اردو میں یوں ترجمہ ہو تو زیادہ موزوں اور
اصل کے مطابق ہوگا "تو پطرس ہے اور میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا قائم کرونگا"۔
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کا اشارہ پطرس کی طرف نہیں بلکہ اس اقرار کی طرف
ہے جو پطرس نے کیا یعنی یہ کہ "تو خدا کا بیٹا ہے" اسی چٹان پر مسیح کی کلیسیا قائم
ہے۔ کلیسیا پر صد افسوس ہوگا اگر کسی انسان پر مبنی ہو۔ اسی عبارت یعنی
متی ۱۶/۲۳ میں مسیح نے پطرس کو شیطان کہا اس لئے کہ وہ شیطان کی باتیں بولتا
تھا۔ کیا اسی بنیاد پر مسیح اپنی کلیسیا قائم کرے گا؟

پوپی لوگ اکثر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پطرس روما کا پہلا اُسقف تھا۔ اور
کہ اس سے اُس کی خاص سبقت اور اختیار ظاہر ہے۔ اگر ہم خدا کے کلام کو
دیکھیں تو اس تعلیم کے خلاف بہت کچھ ثبوت ملیگا۔ ایک یہ کہ کلام سے معلوم
نہیں ہوتا کہ پطرس کبھی روما گیا۔ پولوس رسول بیشک وہاں گیا اور جانے سے پیشتر
اُن لوگوں کی طرف ایک لمبا خط لکھا جس میں وہ ظاہر کرتا ہے کہ اُن لوگوں کو دیکھنے
کا وہ کیسا مشتاق تھا۔ پولوس رسول کا یہ پختہ اُصول تھا کہ جس جگہ اور مسیحی
خادم خدمت کرے وہاں ہرگز کام نہ کرتا تھا۔ دیکھئے رومیوں ۱۵/۲۰ و ۲
کرنتھیوں ۱۰/۱۵-۱۶ اگر پطرس روما میں ہوتا تو پولوس اپنے خط میں نہ لکھتا۔
دیکھئے رومیوں ۱/۱۱-۱۳ و ۱۵/۲۹ جہاں جہاں وہ اپنی خواہش اور ارادہ ظاہر
کرتا ہے کہ روما میں پہنچ کر اُن لوگوں کی روحانی خدمت کرے اُس کے دوسرے

خطوں اور اعمال کی کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پولُوس وہاں پہنچا اور دیر تک وہاں رہا مگر کسی خط میں وہ یہ نہیں عیاں کرتا کہ پطرس بھی وہاں تھا۔ اور اگر ہوتا تو رومیوں کو لکھتے ہُوئے پطرس کو اوروں کے ساتھ سلام نہ بھیجتا۔

آخری وقت جب وُہ دُوسری دفعہ روما میں قید ہُوا اور شہید ہونے کو تھا تو لکھتا ہے کہ "صرف لُوقا میرے پاس ہے"۔ غرض پولُوس کے خطوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پطرس کبھی روما میں نہیں گیا۔ دیگر پطرس اور لُوقا کی تصنیفوں سے بھی ویسا ہی نتیجہ نکلتا ہے۔

لُوقا اعمال کی کتاب میں لکھتا ہے کہ پطرس رسُول یروشلیم میں زیادہ دیر رہا اور اعمال کے بارھویں باب کے مطابق اگرپہ بادشاہ کے ایام میں پطرس یروشلیم میں تھا۔ اور ویسے ہی پندرھویں باب میں پڑھتے ہیں کہ وہ وہاں تھا جب کہ وُہ کونسل منعقد ہُوئی۔ اگرچہ وُہ اس کونسل کا میرِ مجلس نہ تھا مگر یعقوب بن مریم کو یہ عُہدہ دیا گیا۔ دیگر پطرس خود اپنے خطوں میں ہرگز روما کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کا پہلا خط بابل سے لکھا گیا لہٰذا یہ قصّہ جو پوپی لوگ بناتے ہیں کہ پطرس پچیس ۲۵ برس تک روما کے اُسقف کی گدی پر گدی نشین رہا اور وہاں ہی شہید ہُوا اور دفن بھی وہاں ہی ہُوا ہرگز پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتا۔

اُنہوں نے وہاں ایک بڑا گرجا بھی بنایا ہُوا ہے جو پطرس کا گرجا کہلاتا ہے۔ اور ایک جگہ دکھلاتے ہیں جہاں وُہ پطرس کی قبر بتاتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر بیان ہُوا کہ اس گرجا کو بنانے کے لئے جان ٹٹزل نے مغفرت نامے بیچکر روپیہ جمع کیا۔ سو وہ ہرگز مقدس جگہ کہلانے کے لائق نہیں۔ اور نہ اُس کی ریت و رسم اور روایت مُعتبر ہے۔ پطرس کی نسبت پوپی لوگ ایک اور غلط تعلیم دیتے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ پطرس سے رسُولی سلسلہ چلا آیا اور اب تک پوپوں

کو وُہ اختیار ملتا ہے جو کہ وُہ کہتے ہیں کہ پطرس کو ملا - یہ رسُولی تسلسل کی تعلیم غیر مُعتبر ہے - رسُولوں کے بعد اُن کا کوئی قائم مقام نہیں ہُوا - اُن کے بعد جو خادم مقرر ہُوئے ہرگز رسُول نہ تھے اور نہ اُن کو وُہ خاص قوّت اور اختیار ملا جو مسیح نے اُن بارہ کو دیا - اِس کے ثبوت میں ایک بات کافی ہے دیکھئے اعمال ۱/۲۵-۲۶ وہاں لکھا ہے کہ گیارہ رسُولوں نے یہُوداہ اسکریوتی کی جگہ پر ایک شخص کو چُنا جو کہ اُن کے ساتھ شرُوع ہی سے رہا - اور خاص کر مسیح کے جی اُٹھنے کا دیدہ و دانستہ گواہ تھا -

بھلا اگلی پُشت میں کوئی ایسا گواہ مل سکتا ہے؟ لہٰذا بارہ رسُولوں کے بعد کوئی رسُول نہ ہو سکا اور نہ رسُولی تسلسل چل سکا - ایک اَور خاص اختیار رسُولوں کو دیا گیا کہ وُہ مُعجزے کریں - اندھوں کو بینا کریں - کوڑھیوں کو پاک صاف کریں وغیرہ -

بھلا پوپوں میں سے کونسا ایک بھی ہُوا جو ایسا کام کرے یا کر سکا؟ پوپ یہ بھی دعوے کرتے ہیں کہ وُہ بادشاہی اختیار رکھتے ہیں اور تین منزلہ تاج پہنا کرتے ہیں - اُن کے پاس دولت جمع رہتی ہے - اِن باتوں میں وہ پطرس مچھوے کی نظیر نہیں - ایک دفعہ ایک پوپ نے اپنی دولت اور حشمت دکھلاتے ہُوئے کہا کہ جو پطرس رسُول نے بات کہی کہ سونا چاندی میرے پاس نہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے - جواب ملا - ہاں آپ سچ کہتے ہیں کہ پطرس کی طرح نہیں کہہ سکتے کہ سونا - چاندی ہمارے پاس نہیں اَور یہ بھی اُس کی طرح نہیں کہہ سکتے کہ یسُوع کے نام سے اُٹھ اَور چل پھر ۔

باب ششم

بی بی مریم کا بیان

یسوع کی ماں مریم کی نسبت پوپی تعلیم نہایت غلط اور ناراست ہے
اِس نیک عورت کی بابت جو بے شک عورتوں میں مُبارک تھی رُومی لوگوں
کی مفصلہ ذیل غلط تعلیم ہے۔

الف۔ وُہ کہتے ہیں کہ مریم ہمیشہ کنواری رہی اور یسوع کی پیدائش
کے بعد کوئی اولاد نہ جنی۔

ب۔ وُہ کہتے ہیں کہ مریم نیک ذات پیدا ہوئی اور موروثی گناہ سے
بالکل مُبرا تھی۔

ج۔ وُہ کہتے ہیں کہ مریم زندہ آسمان پر صعود کر گئی اور موت کو ہرگز نہ چکھا۔

د۔ وُہ کہتے ہیں کہ آسمان پر مریم گنہگاروں کی سفارش کرتی ہے اور اُس کے
وسیلے سے ہماری دُعائیں مسیح کے حضور پہنچتی ہیں اور نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ مریم
سے دُعا مانگنا مناسب اور ضروری ہے۔

ہ۔ وُہ مریم کی مُورت رکھتے ہیں اور اُس کے سامنے جُھک کر سجدہ کرتے ہیں
مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو مریم کے حق میں
کہتے ہیں۔ وُہ یہاں درج نہیں ہیں مگر ان سب کی بابت کہنا واجب ہے کہ
ایسی تعلیم دینے سے وُہ حق کا خون کرتے ہیں۔

اب ہم مذکورہ بالا باتوں کو ایک ایک کر کے کلام الٰہی کے سامنے تولینگے
الف۔ کیا مریم ہمیشہ کنواری رہی؟ ہرگز نہیں۔ چاروں انجیلوں اور

اعمال کی کتاب میں اُس کے فرزندوں کا نام بنام ذکر ہے ۔ کم از کم اُس کے چار بیٹے اور چند بیٹیاں تھیں ۔ دیکھئے متی ۱۲ : ۴۶ و ۱۳ : ۵۵، ۵۶ مرقس ۳ : ۳۱ و ۶ : ۳ لوقا ۸ : ۱۹ یوحنا ۷ : ۳-۵ اعمال ۱ : ۱۴ ۔ رومی لوگ اِن آیتوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں ؟ وُہ کہتے ہیں کہ یہ مریم کے فرزند نہ تھے بلکہ شاید مریم یا یُوسف کے بھتیجے تھے ۔ کیا مندرجہ بالا حوالوں سے یہ مطلب نکلتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ مسیح نے کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں ؟ اِن الفاظ سے وُہ حقیقی رشتہ ظاہر کرتا ہے نیز یُوحنا اپنی انجیل میں لکھتا ہے کہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے ۔ اگرچہ وُہ ناصرت میں تھے ۔

جب فرشتہ یُوسف کے پاس پہلے آیا تو اُس کو یہ کہا "کہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وُہ رُوح القدس کی قُدرت سے ہے ۔" اُس کے بعد لکھا ہے "پس یُوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا اور اُس کو نہ جانا جب تک وُہ بیٹا نہ جنی ۔"

اِن لفظوں کا اور کچھ مطلب نہ ہوگا سوائے اِس کے کہ یسوع کی پیدائش کے بعد مریم سے یُوسف کے فرزند پیدا ہُوئے ۔ چاروں انجیلوں کے مُصنّفوں کو کیا ضرورت تھی کہ وُہ دُوسرے رشتہ داروں کے نام اُس خاندان میں درج کریں ۔ گویا وُہ یسوع اور مریم کے ساتھ اُسی گھر میں رہے اور یسوع پر ایمان نہ لائے ۔

ناصرت کے لوگوں نے یسوع کو طعنہ دیتے ہُوئے کہا کہ "کیا یہ وُہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب ۔ یوسیس اور یہوداہ اور شمعون کا بھائی ہے ؟ اور کیا اُس کی بہنیں یہاں ہمارے ہاں نہیں ؟" (مرقس ۶ : ۳) کیا

پڑھنے والا اس کے سوا کچھ اور سمجھ سکتا ہے کہ وہ مریم کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں؟
جہاں کہیں یسوع کے بھائیوں کا ذکر ہے وہاں اکثر مریم یسوع کی ماں
بھی ساتھ ہی ہوتی تھی جیسا کہ جب وہ یسوع کی تلاش کرتے تھے متی ۱۲/۴۶
میں یوں ذکر ہے کہ جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ ہی رہا تھا تو دیکھو اس کی ماں اور بھائی
باہر کھڑے تھے اور اس سے باتیں کرنی چاہتے تھے۔" ایسے موقع پر کون سمجھیگا کہ
مریم اپنے بھتیجے لے کر آئی؟ ویسا ہی جب ناصرت والے یسوع کا ذکر کرتے ہیں تو
اس کی ماں اور بھائیوں کا ذکر ایک وقت کرتے ہیں۔ چونکہ یسوع کے بھائی اس
سے کمسن تھے اور غالباً یوسف جلدی فوت ہوگیا لہذا یسوع پہلوٹھے کے حق
کے مطابق اس خاندان کا سرپرست تھا۔ اور ہر ایک معاملے میں اس کی
صلاح کی ضرورت تھی۔ ویسا ہی جب مسیح مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمان
پر صعود کر گیا تو اس کی ماں اور بھائی اس جماعت میں شامل تھے جو دس دن
دعا گوئی میں مشغول رہی۔ ایسی آیتوں اور متی رسول کی گواہی سے ہم اسی نتیجہ
پر پہنچتے ہیں کہ یسوع کے بھائی مریم کے بیٹے تھے۔

ب۔ رومی لوگ کہتے ہیں کہ مریم موروثی گناہ سے مبرا تھی۔ اور ہم
سے پوچھتے ہیں کہ اگر یہ بات مانی نہ جائے تو ہم کس طرح مسیح کو بیگناہ سمجھیں گے؟
اس کی تائید میں کلام الہی سے کوئی شہادت نہیں بلکہ مریم خدا کو اپنا منجی کہتی ہے
(لوقا ۱/۴۷) اگرچہ مسیح نیک ذات اس سے پیدا ہوا اور وہ عورتوں میں مبارک تھی
تاہم اس کی بیگناہی کا ثبوت اس میں نہیں پایا جاتا۔ جبرئیل نے فرمایا "روح
القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالی کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی اور اس سبب
سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔"
یسوع اس لئے بیگناہ اور پاکیزہ ہے کہ روح القدس کی قدرت سے رحم

خدا مانو یا مجھے نیک نہ مانو کیونکہ فرمان جو شخص انسان ہو نیک نہیں چونکہ
مریم ہماری زبان میں نیک کہلاتی ہے اور عورتوں میں مبارک ہے مگر اس کا
ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ ذاتی گناہ سے مبرا تھی۔ لوگ شاید اس خیال سے مریم
کی دوسری اولاد نہیں مانتے کہ گنجائش نہ ہوگی کہ وہ بے گناہ مانی جائے۔ وہ
اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ اس سے یوسف کی کوئی اولاد پیدا نہیں
ہوئی اُن کی ہر دو باتیں ماننے کے قابل نہیں۔ اولاد جننے سے گناہ ثابت نہیں
ہوتا مگر اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جس کی انسانی طریقہ سے اولاد پیدا ہو وہ
ضرور آدم کی اولاد میں شامل اور اس کے موروثی گناہ میں شمار ہے۔ لہذا بائبل
سے ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ نہ تو مریم مطلق بےگناہ تھی اور نہ وہ ہمیشہ کنواری ہی
تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ مریم زندہ آسمان پر گئی اور کبھی اس نے موت کو نہ دیکھا
یہ بات نہ تو خدا کے کلام کے مطابق ہے نہ کسی معتبر مؤرخ کے مطابق۔ نہ عقل
اور ایمان کے مطابق ہے۔ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد مریم کا صرف ایک ہی دفعہ
ذکر ہے کہ وہ یسوع کے بھائیوں اور رسولوں کے ساتھ اور چند اور ایمانداروں
کے ساتھ جن کی کل تعداد ایک سو بیس تھی دس دن تک دعا میں مشغول رہی۔
جیسے لکھا ہے "یسوع کے بھائی اور چند عورتیں اور یسوع کی ماں مریم"۔ بھلا
اس عبارت میں لوقا مریم کو کیا سبقت دیتا ہے؟ جیسے اور ایماندار دعا گو
تھے ویسے وہ بھی ہوئی۔ اس کے بعد کلام میں مریم کا نام ایک دفعہ بھی نہیں
آتا۔ جب پولوس اپنے خط میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہے کہ یسوع کس
طرح پیدا ہوا تو اس نے مریم کا نام نہیں لیا مگر اس نے لکھا کہ وہ عورت
سے پیدا ہوا۔ کئی دفعہ مسیح نے خود مریم کو عورت کہا۔ مثلاً "اے عورت
مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ اے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے" مسیح کا ایسے الفاظ

سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے مریم کا وُہ مرتبہ نہیں بتایا جو پوپی لوگ بتاتے ہیں
جیسا اُس نے فرمایا کہ" جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وُہی میرا بھائی
اور بہن اور ماں ہے" جب اُنہوں نے ایسا قصہ مریم کے صعُود کی بابت بتایا
جو کہ غیر معتبر ہے اور یقین کے لائق بھی نہیں ہے تو یقیناً اُن کی دُوسری تعلیم
مریم کی نسبت ویسے ہی ہوگی۔

رُومی کہتے ہیں کہ مریم ایک اور عبارت میں نظر آتی ہے۔ یعنی مکاشفہ کی
کتاب کے بارھویں باب میں جہاں یُوحنا نے ایک عورت کو دیکھا جو کہ آفتاب کو
اوڑھے ہُوئی تھی اور چاند اُس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج
اُس کے سر پر تھا۔ اِس کو وُہ مریم کی تصویر بتاتے ہیں۔ وُہ اِس دلیل کو اور
پکا کر دیتے ہیں کہ چونکہ یہ عورت دردِ زہ سے تڑپتی تھی اور ایک بیٹا جنی جو لوہے
کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کریگا۔ وُہ کہتے ہیں کہ اِس بیٹے سے مسیح
مُراد ہے اور یُوں یہ عورت مریم ضرور ہوگی۔ اِس کی نسبت ہم اُن سے چند
سوال کرتے ہیں۔

(۱) کیا جب مسیح پیدا ہُوا تو اُس کی ماں کے سامنے شیطان کھڑا تھا؟
(۲) کیا جب مسیح پیدا ہُوا تو وُہ فوراً آسمان پر اُٹھایا گیا؟
(۳) کیا اُس وقت اُس کی ماں اُس سے جُدا ہو کر بیابان کو بھاگ گئی؟
(۴) کیا اُس وقت اُس کے پیچھے ایک ندی بہائی گئی اور کیا اُس کو دو بڑے
عقاب کی مانند پر دئیے گئے؟
(۵) کیا مریم سچ مچ آفتاب کو اوڑھے ہُوئے تھی اور اُس کے پاؤں کے
تلے چاند تھا؟

جب ایسے سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو اُن کا یہ دعویٰ کر یہ

عورت مریم ہے کیسا ناواجب ہے۔ غرض اِس نیک عورت کے حق میں پوپی لوگ غلط تعلیم دیتے ہیں۔ مریم کے حق میں پوپی لوگ یہ بھی سکھلاتے ہیں کہ وُہ دُعا سُنتی ہے اور مسیح کے آگے سفارش کرتی ہے ان کی نماز کی کتاب میں اکثر یہ دُعا لکھی ہوئی ہے۔

"اَے کنواری مریم خُدا کی ماں سلام"۔ اِس تعلیم میں نہ صرف جھُوٹ بلکہ کُفر بھی پایا جاتا ہے۔ کہاں خُدا کے کلام میں اِنسان سے دُعا کرنی جائز ٹھہرائی گئی ہے؟ جب فرشتوں کے سامنے سجدہ کرنا ناجائز ہے تو بی بی مریم کے آگے گھُٹنے ٹیکنا کِتنا زیادہ؟ کُفر ہم اس کو کہتے ہیں کہ خالق کا حق مخلوق کو دیا جاوے اور خُدائی صفتیں جو بے ابتدا بے اِنتہا اور بے تبدیل ہیں انسان کے حق میں منسوب کی جائیں۔ خُدا کا یہ اعلیٰ حق ہے کہ دُعا سُننے والا ہے اور جو کوئی اِس کو اِنسان کا حق بتادے تو وُہ کُفر کا مُرتکب ہوتا ہے۔

۲۔ مریم پرستی کی نسبت ہم اور کیا کہیں؟ رُومی شہروں اور گرجوں میں بہُت جگہ مریم کی مُورت دیکھی جاتی ہے۔ حالانکہ خُدا نے فرمایا ہے کہ تُو اپنے لئے کوئی مُورت یا کسی چیز کی صُورت جو اُوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تُو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھُکا اور نہ اُن کی عبادت کر کیونکہ مَیں تیرا خُدا غیُور خُدا ہوں" (خروج $\frac{۲۰}{۴-۵}$) دیکھئے پوپی لوگ اپنے سوال و جواب میں یہ دُوسرا حکم ہرگز نہیں لاتے کیونکہ اِس میں مریم کی مُورت کی پرستش سخت منع ہے۔ جب خُدا کے کلام پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور اُس کو کم و بیش کرتے ہیں تو وُہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم کس قدر گمراہ اور حق کے دُشمن ہیں۔

باب ہفتم

رومی مذہب پر چند اور اعتراضات

۱۔ بیاہ شادی کی نسبت۔ اِس پاک رشتہ کی نسبت رومی لوگ قسم قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک بیاہ کا رشتہ خادمِ دین کے لائق نہیں ہے اگرچہ اُوپر بتایا گیا ہے کہ وہ اِس کو ایک سیکرامنٹ یا پاک رسم مانتے ہیں تو بھی وہ اپنے پوپ اور پریسٹ کو شادی کرنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسا کرکے وہ اپنے آپ کو جھٹلاتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ وہ کلام کو بھی جھٹلاتے ہیں۔ اُن کا اکثر دعویٰ یہ ہے کہ پطرس اُن کا پہلا پوپ ہے۔ اگرچہ ہم نے اُوپر ثابت کیا کہ یہ بات قابلِ یقین نہیں تاہم کلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ پطرس شادی شدہ تھا اور اُس کی ساس کا کلام میں ذکر ہے۔ دیکھئے متی ۸/۱۴ ویسا ۱۔کرنتھیوں ۹/۵ میں پولُس بھی ظاہر کرتا ہے کہ پطرس اور یسوع کے بھائی شادی شدہ تھے اور باقی رسول بھی شادی شدہ تھے۔ ویسا عبرانیوں ۱۳/۴ میں رسول لکھتا ہے کہ "بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے" اور افسیوں ۵/۲۲-۳۳ میں اِس پاک رشتہ سے مسیح اور اُس کی کلیسیا کے تعلق کی مثال ہے۔ اب کیا گنجائش رہی کہ وہ خادمِ دین کو شادی کرنے سے منع کریں؟ دوسری بات یہ ہے کہ رومی لوگ پروٹسٹنٹوں کے بیاہوں کو ناجائز ٹھہراتے ہیں اگرچہ سرکارِ عالی نے جائز ٹھہرایا۔ انجیل میں پڑھتے ہیں کہ وہ وقت آئیگا جب ایسے استاد اُٹھیں گے جو بیاہ کرنے سے منع کریں گے (۱۔تمتھیس ۴/۳) رومی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کیونکہ دسویں صدی تک اُنہوں نے یہ تعلیم ایجاد نہیں کی تھی بلکہ بارہویں صدی